Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Contemporary Atheistic Movements and their Goals and Objectives

معاصر الحادی تحریکوں کا تعارف اور ان کے اہداف و مقاصد

Authors Details

1. Shahid Iqbal (Corresponding Author)
Ph. D Research Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan. shahidkasury65@gmail.com

2. Dr Muhammad Khubaib
Associate Professor, Department of World Religions and Interfaith Harmony The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

Citation

Iqbal, Shahid and Dr Muhammad Khubaib " Contemporary Atheistic Movements and their Goals and Objectives."Al-Marjān Research Journal, 3, no.1, Jan-Mar (2025): 99– 113.

Submission Timeline

Received: Dec 06, 2024
Revised: Dec 20, 2024
Accepted: Dec 30, 2024
Published Online: Jan 08, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Contemporary Atheistic Movements and their Goals and Objectives

معاصر الحادی تحریکوں کا تعارف اور ان کے اہداف و مقاصد

☆ شاہد اقبال ☆ ڈاکٹر محمد خبیب

Abstract

The contemporary atheist movements completely deny and refute the existence of God and religion. The initiation of "New Atheism" was led by The Four Horsemen Richard Dawkins, Sam Harris, Christopher Hitchens, and Daniel Dennett. New Atheism has certain distinctive characteristics in its denial of religion and God. Such as hostility towards religion, intense eagerness to propagate atheism, exaggerated reliance on scientific knowledge, and the establishment of organizations to promote atheism. The "American Atheists Association" is an organization active in the United States advocating for the rights of atheists and spreading atheism. Similarly, the "Brights Movement" encourages people toward atheism through the principles of nature and science. While the "Atheist Alliance International" defends the rights of atheists in every possible way. Additionally, "the Skeptics Society" works to create doubts and skepticism in people's minds regarding religion.

Keywords: Atheism, Movements, Skepticism, Religion, God.

تعارف موضوع

معاصر الحادی تحریکیں خدا اور مذہب کے وجود کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہیں اور الحاد کو فروغ دینے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان تحریکوں میں "نیو ایتھی ازم" کی اہمیت ہے، جس کی قیادت رچرڈ ڈوکنز، سیم ہیریس، کرسٹوفر ہیچنز، اور ڈینیئل ڈینٹ نے کی۔ یہ تحریکیں سائنسی علم پر مبنی دلائل، مذہب کے خلاف دشمنی، اور atheism کی ترویج پر زور دیتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف تنظیمیں، جیسے "امریکی ایتھیسٹز ایسوسی ایشن" اور "برائٹس موومنٹ"، atheism کے حقوق کی حمایت اور اس کی تبلیغ کرتی ہیں۔

معاصر الحادی تحریک (Contemporary Atheist Movements): معاصر الحادی تحریکوں سے مراد ایسی تحریکیں ہیں جو خدا، مذہب، مابعد الطبیعیاتی عقائد کی تردید یا تنقید کرتیں ہیں اور خدا کے وجود کا کلی طور پر انکار کرتے ہوئے اس سوچ کی نشر و اشاعت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، موجودہ الحادی تحریکیں خاص طور پر بیسویں ویں اور اکیسویں صدی عیسوی میں مشہور ہوئیں۔ ان تحریکوں کی دعوت میں متعدد کا مقصد فلسفیانہ، سائنسی اور سماجی الحادی نظریات کو پھیلانا، مذہب کا انکار کرنا اور اس پر تنقید کرنا ہے۔ ذیل میں ایسی اہم معاصر الحادی تحریکوں کا تعارف اور ان کے اہداف و مقاصد پیش کیے جائیں گے:

1۔ **نیو ایتھیزم (New Atheism):** نیو ایتھیزم کی تحریک بنیادی طور پر ایک اینگلو امریکن تحریک ہے جو زیادہ تر ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں متحرک کردار ادا کر رہی ہے عمومی طور پر اس کا انحصار چند مشہور مصنفین کے کاموں پر ہے، جنہیں "چار گھڑ سوار" کہا جاتا ہے جو رچرڈ

☆ پی ایچ ڈی ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، پاکستان۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ ورلڈ ریلیجن اینڈ انٹر فیتھ ہارمنی، اسلامی یونیورسٹی بہاولپور، پاکستان۔

ڈاکنز(Richard Dawkins), سیم ہیرس(Sam Harris), کرسٹوفر ہچنز(Christopher Hitchens) ، اور ڈینیئل ڈینیٹ (Daniel Dennett)ہیں نیو ایتھیزم(New Atheism) ایک نیا الحاد ہے لیکن اس کا پھیلاو اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اس الحاد کو وسیع تر غیر مذہبی آبادیو ں سے الگ نہیں کیا جاسکتا ان معاصر ملحدین کی بہت ساری مشترکات ہیں۔ جیسے "اگناسٹک Agnostic"، "ہیومنسٹ Humanist"، "آزاد خیال Liberal"، "شکوک وشبہات Skepticism"، "سیکولر Secular" وغیرہ، متفقہ طور پر نیو ایتھیزم (New Atheism) کی حقیقت کو سمجھنا انتہائی مشکل جانا جاتا ہے لیکن اس الحاد کے چند ایک بنیادی موضوعات ایسے ہیں جن کو معاصر ملحدین زیر بحث لاتے ہیں جیسا کہ "نیو ایتھیزم نیچرل ازم پر مبنی نظریہ ہے" جو حقیقت کو سمجھنے کے لیے دلیل، عقلیت، فلسفہ اور سائنس کے استعمال پر زور دیتا ہے، اور مذہبی عقائد و نظریات کو منطقی دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے ناکافی شواہد کی بنیاد پر مسترد کر دیتا ہے۔ اسی طرح جدید ملحدین کا دعویٰ ہے کہ مذہب نہ صرف غلط ہے بلکہ غیر عقلی، پیتھولوجیکل اور دنیا کے لیے بڑا خطرہ ہے کیونکہ مذہب زندگی گزارنے کے ایسے اصولوں اور طریقوں پر زور دیتا ہے جنہیں کائناتی طور پر مقرر شدہ تسلیم کیا جاتا ہے مذاہب کا یہ نظریہ قبائلی ذہنیت کو فروغ دیتا ہے، اور تعصب، امتیاز و تشدد پیدا کرتا ہے اس نظریے کو بنیاد بنا کر جدید ملحدین مذہب کی تمام اقسام کے خلاف کھلم کھلی تنقیدی کرتے ہیں اور ان کی تنقید صرف بنیاد پرست اور انتہاء پسند مذہبی افراد تک محدود نہیں رہتی بلکہ یہ لوگ معتدل مذہبی خیالات کے افراد کو بھی اپنی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ نیو ایتھیزم (New Atheism) کے تجزیے کی ایک صورت خود نیو ایتھیزم کی اصطلاح ہے جو پہلی بار صحافی وولف (Wolf) نے وائرڈ میگزین میں ایک مضمون Church of the Non-Believers میں استعمال کی تھی جس کا مقصد ریچرڈ ڈاکنز جیسے ملحد مصنفین کے مذہب کے خلاف مؤقف کو متعصبانہ، عدم برداشت پر مبنی جارحانہ موقف قرار دینا تھا، صحافی وولف نے "نیو ایتھیزم" کا لفظ اس حکمت عملی کے تحت استعمال کیا تھا کہ جدید ملحدین کے خاص گروہ کو "New" قرار دیا جائے تاکہ عام لوگ ان کے "New" نئے نظریے کو اس وجہ سے رد کردیں کہ ان کے پاس پیش کرنے کے لیے New نئے دلائل میں سے کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ نئے الحاد کی مقبولیت میں اضافہ اکیسویں صدی کے پہلے عشرے کے دوران کئی عوامل کی وجہ سے ہوا، ان عوامل میں سے پہلا مذہب کا بڑھتا ہوا سماجی اور سیاسی اثر ورسوخ تھا، جبکہ بہت سارے مبصرین کا خیال تھا کہ سیکولرائزیشن کے عمل کے ساتھ مذہب کا زوال شروع ہو جائے گا، لیکن بیسویں صدی کے آخری عشروں میں "مذہب کی واپسی" نے مبصرین کے اس خیال کو غلط ثابت کیا۔

الحاد جدید(New Atheism) کا تعارف: بیسویں صدی کے آخر میں سوویت یونین کا کنڑول ختم ہوتے ہی دنیا کے سب ملحدانہ اور کمیونسٹ نظام بھی زوال پذیر ہوگئے اور لوگ اپنے اصل مذاہب کی طرف لوٹے جس کی وجہ سے الحاد کا اثر کمزور ہو گیا تھا[1] لیکن اکیسویں صدی کے آغاز میں گیارہ ستمبر 2001ء میں پیش آنے والے واقعہ نے دنیا میں بڑی تبدیلی برپا کردی جس کے خصوصا مسلمانوں کے لیے بہت برے نتائج برآمد ہوئے مذہبی نقطہ نظر سے خطرناک تبدیلی یہ واقع ہوئی کہ اس دہشت گردانہ کارروائی نے لوگوں کو جوش وخروش کے ساتھ الحاد کی دعوت دینے پر اکسایا جس کے نتیجے میں ایک نئی الحادی تحریک کا آغاز ہوگیا، سام ہیرس(Sam Harris) نے اس واقعے کے بعد اپنی کتاب "The End of Faith" لکھنا شروع کی جس کی طباعت 2004ء میں تاخیر سے ہوئی اس کتاب کی اشاعت کے بعد نئے الحاد کے حامیوں نے الحاد جدید کی دعوت و تبلیغ نشرواشاعت میں کتابیں اور دیگر سرگرمیاں شروع کردیں جیسا کہ ڈینیئل ڈینیٹ (Daniel Dennett) نے اپنی کتاب[2] Breaking

[1] Brown, Archie. The Gorbachev Factor. Oxford University Press, 1996, 291.
[2] Dennett, Daniel C. Breaking the Spell: Religion as a Natural Phenomenon. Viking, 2006.

the Spell:Religion as a Natural Phenomenon شائع کی،اور رچرڈ ڈاکنز (Richard Dawkins) نے 2006 میں اپنی کتاب "The God Delusion" شائع کی ہفتہ وار مجلہ "Publishers Weekly"[3] نے ڈاکنز کی کتاب کا جائزہ پیش کرتے ہوئے "New Atheism" الحاد جدید کی کھلے عام دعوت دی جس کے بعد مختلف اخبارات اور رسائل نے "New Atheism" کی اصطلاح کو عام کیا کہ لوگ اس اصطلاح کو استعمال کریں۔ 2007ء میں، جب کرسٹوفر ہچنز (Christopher Hitchens) نے اپنی کتاب "God is not Great:How religion poisons Everything" شائع کی[4] الحاد جدید کے ان چاروں مبلغین کو The Four Horsemen کہا جاتاہے جو عصر حاضر کے الحاد کے سب سے بڑے حامی سمجھے جاتے ہیں[5] نئے الحاد "New Atheism" کو جاننے کے لیے اس کی خصوصیات کو سمجھنا چاہیے جو اسے قدیم الحاد سے ممتاز کرتی ہیں۔

الحاد جدید "New Atheism" کی خصوصیات: یہاں الحاد جدید کو مغربی یورپ کے قدیم الحاد سے ممتاز کرنے والی چند خصوصیات کا ذکر کیا جائے گا جو کہ درج ذیل ہیں۔

پہلی خصوصیت "مذہب کی تمام اقسام خصوصاً اسلام سے شدید دشمنی": کمیونسٹ ملحدوں نے الحاد کو پھیلانے کے لیے تشدد کا ستعمال کیا اور بیسویں صدی میں مغربی ملحدین جیسے رسل، سارتر، فرائیڈ، اور فلیو وغیرہ الحاد کی دعوت دیتے تھے لیکن مذہبی لوگوں کے ساتھ تشدد اور سخت دشمنی والا رویہ نہیں رکھتے تھے، لیکن جدید ملحدین تمام مذاہب کے ساتھ شدید دشمنی اور تشدد کا مظاہرہ کرتے ہیں بالخصوص اسلام کے ساتھ یہاں تک کہ انہیں مغربی حلقوں میں "Militant Atheists" کہا جاتاہے،[6] ان کی یہ دشمنی وتشدد ان کی بہت سی تحریروں میں نظر آتی ہے، یہاں تک کہ وہ مذاہب کے متعلق ہر معاملے میں بے حسی اور جنون کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ کرسٹوفر ہچنز (Christopher Hitchens) نے اپنی کتاب کے تعارف میں کہا "God is not Great" اللہ عظیم نہیں ہے "جب میں یہ کلمات لکھ رہا ہوں اور تم انہیں پڑھ رہے ہو تو اہل ایمان تمہیں اور مجھے تباہ برباد کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے اور انسانیت کی تمام کامیابیوں کو تباہ برباد کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے، مذہب اسی طرح ہر چیز کو زہر آلود کرتا ہے۔[7] اور ان کی بنیادی خواہشات میں سے ہے کہ مذہب مکمل طور پر ختم ہو جائے، جیسا کہ رچرڈ ڈاکنز نے کہا "میں واقعی امید کرتا ہوں کہ مذہب مکمل طور پر ختم ہو جائے گا"[8]، بلکہ معاملہ محض خواہش سے آگے اس وقت بڑھا جب انہوں نے پختہ ارادہ کیا کہ اگر وہ مذاہب کو ختم کرنے میں کامیاب ہو سکے تو وہ ایسا ضرور کریں گے، جیسا کہ سیم ہیرس نے کہا: اگر مجھے جادو کی چھڑی مل جائے تو میں مذہب کو ختم کر دوں میں نے مذہب کو ختم کرنے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی"[9]، ہیرس کا خیال ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے عقائد ان کو قتل کرنے کا جواز پیش کرتے ہیں جیسا کہ اس نے کہا "کچھ مسائل اتنے سنگین ہیں کہ ان پر یقین رکھنے والے کو اخلاقی طور پر قتل کر دینا چاہیے۔[10] اور یہ تشدد کی مکمل

[3] Publishers Weekly, August 21, 2006.
[4] Hitchens, Christopher. God Is Not Great: How Religion Poisons Everything. Twelve, 2007.
[5] Cowan, Douglas E. "New Atheism." In The Oxford Handbook of Atheism, edited by Stephen Bullivant and Michael Ruse, 251. Oxford University Press, 2015.
[6] http://www.telegraph.co.uk/comment/personal-view/3638990/Militant-
[7] Hitchens, Christopher. God Is Not Great: How Religion Poisons Everything. Twelve, 2007.13
[8] https://newrepublic.com/article/115339/richard-dawkins-inter-view-archbishop-atheism
[9] http://thesunmagazine.org/issues/369/the_temple_of_reason
[10] Harris, Sam. The End of Faith: Religion, Terror, and the Future of Reason. W.W. Norton & Company, 2004, 52.

حمایت کرتا ہے۔[11] جدید ملحدین خاص طور پر ہیرس اسلام سے بہت زیادہ نفرت اور دشمنی رکھتے ہیں، اس نے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ "یہ تسلیم کرنے کا وقت آگیا ہے کہ ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ میں نہیں ہیں ہم اسلام کے خلاف جنگ میں ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تمام مسلمانوں کے خلاف جنگ میں ہیں، لیکن ہم یقینی طور پر اس طرز زندگی کے خلاف جنگ میں ہیں جو قرآن میں تمام مسلمانوں کے لیے تجویز کیا گیا ہے"[12] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جدید الحاد کمیونزم کی طرح انتہاپسند اور جارحانہ پالیسی کا حامل ہے لیکن جدید ملحدین اقتدار نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو مجبور نہیں کر سکتے۔

دوسری خصوصیت الحاد کی دعوت میں جوش و خروش: الحاد سلبی کے قائل ملحدین دعوت دینے میں سرگرم نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے عقیدہ "خدا کے عدم وجود" پر مطمئن ہیں الحاد ایجابی کے قائل ملحدین کے برعکس کہ وہ خدا کے عدم وجود پر دلائل دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جدید ملحدین اس میں اضافہ کرتے ہوئے الحاد کی دعوت دینے میں انتہائی پرجوش ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ الحاد عام طور پر اپنے تاریخی تناظر میں ایک ایسی گفتگو کی نمائندگی کرتا ہے جو مذہبی موقف کے حوالے سے نسبتاً غیر جانبداری کی طرف مائل ہوتی ہے اور اس میں الحاد کے مسلکے کی وکالت اور تبلیغ کرنے کا اتنا زیادہ جوش نہیں ہوتا اور عقیدہ کا مسئلہ ان کے لحاظ سے افراد سے متعلق ایک ذاتی مسئلہ ہے جس سے ملحدوں کو زیادہ اشتعال نہیں آتا۔ ان ملحدین میں سے بعض کی زبانی کہ ایمان اور کفر کا مسئلہ ذاتی معاملہ ہے جب تک مذہبی شخص میری ایک ٹانگ نہیں توڑتا یا میری آنکھ نہیں نکالتا جس پر چاہے وہ ایمان لائے اور جس طرح چاہے مذہبی ہو۔ لیکن جب دو طیارے دو ٹاورز سے ٹکرائے، مساوات یکسر بدل گئیں اور بہت سے ملحدوں کے ذہنوں میں یہ بات پختہ ہوگئی کہ عقیدہ و مذہب انسانیت کے لیے ایک حقیقی خطرہ بن چکا ہے، مذہب کے حوالے سے پرسکون اور غیر جانبدار رہنا اب قابل قبول آپشن نہیں رہا اور آج ملحدوں کو انسانی زندگی کے مذہبی اصول ختم کرنے کے لیے سنجیدگی سے کوشش کرنی ہوگی اور زندگی بچانے کا واحد آپشن الحاد (مذہب) کے مسئلے کو حل کرنا ہے۔[13] یہی وجہ ہے کہ ہم جدید ملحدین کو مختلف طریقوں سے الحاد پھیلانے میں بہت سرگرم دیکھتے ہیں۔

تیسری خصوصیت عوامی گفتگو: اٹھارویں اور انیسویں صدیوں میں الحاد کے حامی زیادہ تر فلسفی تھے، اور انہوں نے الحاد کو گہری فلسفیانہ کتابیں لکھ کر دیکھا جسے فلسفے کے ماہرین کے علاوہ شاید ہی کوئی سمجھ سکتا تھا ان صدیوں میں ناخواندگی بہت زیادہ تھی، مثال کے طور پر 1820ء میں دنیا میں ناخواندگی کی شرح 88٪ تھی،[14] اسی وجہ سے الحاد کی دعوت بیسویں صدی کے آغاز تک وینس کے سائے میں کمیونسٹوں کے ہاتھوں عام لوگوں تک نہیں پہنچی، بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں، مغربی ممالک میں عام لوگوں میں الحاد پھیلنا شروع ہوا جو کہ زیادہ تر کسی فکری نظریے سے جڑا ہوا تھا مثال کے طور پر وجودیت، سوشلزم یا کمیونزم، جبکہ جدید ملحدین الحاد کو کسی مخصوص فکری مکتب سے منسلک کیے بغیر کہتے ہیں کہ ان کے لیے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ لوگ خدا اور تمام مذاہب سے کفر کریں، جیسا کہ کرسٹوفر ہچن نے مذاہب پر تنقید کرتے ہوئے ایک کتاب شائع کی جس کا نام ہے "The Portable Atheist Essential reading for the Non Believer" اس کتاب میں مذاہب پر تنقید کرنے والے ملحدین کے بہت سے خطوط شامل تھے، جیسا کہ کارل مارکس جو کمیونزم کا بانی تھا، برٹرینڈ رسل جو لبرل ازم کا حامی تھا، سام ہیرس جو

---

[11] http://www.huffingtonpost.com/sam-harris/in-defense-of-torture_b_8993. Html
[12] http://www.washingtontimes.com/news/2004/dec/1/20041201-090801-2582r
[13] Al-khateeb, Jasim, Maleeshia Al-Ilhad, Barut: Dar Al-Saqi, 2012, 21
[14] https: / /ourworldindata.org /literacy

عراق میں امریکی جنگ کے سب سے بڑے حامیوں میں سے ایک تھا[15] اور سٹیفن ہاکنگ (Stephen Hawking) عراق میں امریکی جنگ کو جنگی جرم قرار دیتا ہے[16]۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ لوگ کسی فکری یا سیاسی نظریے کی وجہ سے متحد نہیں تھے، بلکہ خدا اور مذاہب میں کفر کی وجہ سے متحد تھے، فکری عقائد سے قطع نظر ان کا مقصد معاشرے کے تمام طبقات تک الحادی دعوت پہچانا ہے اس دعوت کو عام کرنے کے لیے یہ لوگ مختلف اور آسان ذرائع استعمال کرتے ہیں جیسا کہ یہ لوگ خدا پر یقین کے بارے میں شکوک وشبہات والی ٹویٹس لکھ کر سوشل میڈیا پر کافی متحرک ہیں، مغربی ممالک میں سڑکوں اور بسوں پر الحاد کو فروغ دینے والے پوسٹرز لگانا وغیرہ ترقی یافتہ ملحدین نے ایک طرح فلسفیانہ گہرائی کے ساتھ الحاد کا مطالبہ کیا، معاشرے میں مفکرین کو نشانہ بنایا اور جدید ملحدین اپنی ملحدانہ دعوت سے عوام کو مخاطب کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

چوتھی خصوصیت تجرباتی (سائنسی) علوم میں شدید مبالغہ آرائی: انیسویں صدی میں الحاد کے بیشتر حامی فلاسفر تھے جیسا کہ شوپن ہاور، فیورباخ، مارکس اور نطشے ان سب کا الحاد فلسفیانہ شکوک وشبہات پر مبنی تھا اور بیسویں صدی میں الحاد کے حامیوں کا بھی یہی حال تھا جیسے رسل، فلیو اور سارتر وغیرہ لیکن بیسویں صدی بالخصوص دوسری نصف صدی میں الحاد کو پھیلانے والے سائنسدان تھے ان میں سے اکثر لوگ تجرباتی سائنس کے ماہرین تھے جیسا کہ ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ اور ماہر کائنات کارل ساگن انہوں نے تجرباتی سائنس کی طاقت کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں لیکن بعد میں آنے والے جدید ملحدین تجرباتی سائنس کے پہلو پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں اور اس کی صلاحیتوں کو حد سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اسی مبالغہ آرائی کو "علم پرستی" (Scientism) کہا جاتا ہے[17] جو کہ فطری اور مادیت پسندانہ عقائد پر مبنی ہے اور یہ جدید ملحدین سائنسی تجرباتی طریقہ کار کے ساتھ فطری علوم کے ساتھ دیگر چیزوں کو سمجھانے کی کوشش میں تجرباتی سائنس سے بہت آگے نکل جاتے ہیں جدید الحاد کا وکیل پیٹر اٹکنز کہتا ہے "یہ دعویٰ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ تجرباتی سائنس تمام وجودی مسائل سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتی"[18] یہی وجہ ہے کہ ہمیں جدید ملحدین تجرباتی سائنس سے ہر چیز کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، ڈینیئل ڈینیٹ (Daniel Dennett) نے اپنی کتاب "Breaking the Spell:Religion as a Natural Phenomenon" لکھی اور تجرباتی سائنس کے ساتھ مذہب اور خدا پر یقین کی وضاحت کرنے کی کوشش کی، سام ہیرس (Sam Harris) نے اپنی کتاب "The Moral Landscape" میں تجرباتی سائنس کے ساتھ اپنے اخلاقی فلسفے کو قائم کرنے کی کوشش کی، جدید ملحدین میں سے خاص طور پر رچرڈ ڈاکنز (Richard Dawkins) نظریہ ارتقاء پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں اور جو لوگ اس پر یقین نہیں رکھتے انہیں بدترین الفاظ سے نوازا جاتا ہے انہوں نے کہا "یہ بالکل محفوظ بات ہے کہ آپ جس کسی سے بھی ملیں اور وہ ارتقاء پر ایمان نہ رکھنے کا دعویٰ کرے، تو وہ شخص یا تو جاہل ہو گا، یا بیوقوف، یا پاگل، یا بدکار، لیکن میں آخری وصف کو استعمال نہ کرنے کو ترجیح دیتا ہوں"[19] رچرڈ ڈاکنز (Richard Dawkins) اور ان کے ساتھیوں کا خیال ہے کہ اس نظریے کی مخالفت کرنا پاگل

[15] http://mondoweliss.net/2012/09/sam
- harris - in - full - court - intellectual -mystic - and - supporter - of - the - iraq - war/

[16] http://usatoday30.usatoday.com/news/world/2004-11-03-hawking-iraq_x.htm

[17] https://www.merriam-webster.com/dictionary/scientism

[18] Ghosh, Sudipto. "Nature's Imagination: The Frontiers of Scientific Vision." In Nature's Imagination: The Frontiers of Scientific Vision, edited by John H. Holland, 125. Oxford University Press, 1995.

[19] Hoffman, Abbie. "Book Review of Blueprint by Donald Johanson and Maitland Edey." The New York Times, Section 7, 34. February 22, 1981.

پن، حماقت اور جہالت کے مترادف ہے۔ یہ چیز عام طور پر سائنسی نظریات اور خاص طور پر نظریہ ارتقاء کے حوالے سے ان کی مبالغہ آرائیوں اور شدت پسندی کی نشاندہی کرتی ہے۔

2۔ امریکن ایتھیسٹس ایسوسی ایشن (American Atheists Association): امریکہ میں ایک ایسی تنظیم ہے جو الحاد کے فروغ اور مذاہب سے علیحدگی کے لیے کام کرتی ہے۔ امریکن ایتھیسٹز ایسوسی ایشن کی بنیاد 1959ء میں اس وقت رکھی گئی جب میڈلین نے اپنے بیٹے کی جانب سے امریکی سپریم کورٹ میں ایک مقدمہ دائر کیا جس میں اس کے بیٹے کو اسکول میں بائبل ریڈنگز میں شرکت کرنے پر مجبور کیا گیا تھا اور اس نے اس ریڈنگ میں شرکت سے انکار کیا جس کے بعد اسے اسکول کے ملازمین نے ہراساں کیا تھا۔[20] یہ مقدمہ امریکی تاریخ میں پہلی بار دائر کیا گیا تھا کہ سرکاری اسکولوں میں ریاستی طور پر نماز اور بائبل کی پڑھائی آئین اور قانون کی شق کی خلاف ورزی ہے۔ 17 جون 1963ء کو اس مقدمے کا فیصلہ میڈلین کے بیٹے کے حق میں کیا گیا جس کی بنیاد پر میڈلین مرے اوہیر Madalyn Murray O'Hair نے اس تنظیم کی بنیاد رکھی میڈلین مرے ایک مشہور ملحد اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔[21] عصر حاضر میں یہ ایک اہم تنظیم بن چکی ہے جو ایتھیسٹوں کے شہری حقوق، حکومت اور مذہب کی علیحدگی کے لیے کام کرتی ہے اور امریکہ میں ایک بڑی الحادی تنظیم کے طور پر مذہب کی بھرپور مخالفت کرتے ہوئے معاشرے میں الحاد پھیلانے کا کام کرتی ہے صدر کی تقرری کا تاریخ جائزہ لیا جائے تو 1963 سے 1986 تک میڈلین مرے اوہیر اس تنظیم کی صدر تھیں اور 1986ء میں ان کے بیٹے جون گارتھ مرے صدر بنے اور 1995ء تک میڈلین اور جون دونوں الحاد اور حکومت سے مذہب کی علیحدگی کے لیے سرگرم رہے۔ 27 اگست 1995 کو میڈلین مرے اوہیئر، جون گارتھ مرے، اور رابن مرے اوہیئر (میڈلین کی پوتی) اپنے گھر سے غائب ہوگئے جس کے تقریباً 6 سال بعد جنوری 2001 میں ڈیوڈ واٹرس نے مرے خاندان کے اغواء برائے تاوان اور قتل کا اعتراف کیا۔ مرے اوہیئر خاندان کے غائب ہونے کے بعد ایلن جانسن کو امریکن ایتھیسٹ کی صدر مقرر کیا گیا جس کے دور میں امریکن ایتھیسٹ نے "ایتھیسٹ ویوپوائنٹ" نامی ٹیلی ویژن شو کا آغاز کیا، جو آج بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ ایلن جانسن نے "گاڈ لیس امریکنز پولیٹیکل ایکشن کمیٹی" بنائی اور "گاڈ لیس امریکنز مارچ آن واشنگٹن" کے انعقاد میں تعاون کی ایلن جانسن مئی 2008ء تک امریکن ایتھیسٹ کی صدر رہیں۔ اس کے بعد ستمبر 2008ء تک فرینک آر زنڈلر نے عبوری صدر بنے اور ستمبر 2008ء میں جارجیا کے رہائشی ڈاکٹر ایڈ بکنر کو امریکن ایتھیسٹ کی قیادت کے لیے منتخب کیا گیا۔ ڈاکٹر بکنر نے 2010ء تک صدر رہے جس کے بعد ڈیوڈ سلورمین کو صدر منتخب کیا گیا جو اپریل 2018 تک صدر رہے جب ڈاکٹر بکنر کو عبوری ایگزیکٹو ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔[22] اس تنظیم کا صدر دفتر کارین فورڈ، نیو جرسی Cranford, New Jersey میں واقع ہے جو پیر سے جمعہ صبح 9:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک عوام الناس کے لیے کھلا رہتا ہے مذکورہ سنٹر میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

* امریکن ایتھیسٹ میگزین (American Atheist magazine)

[20] https://www.atheists.org/about/history/
[21] Ibid
[22] Ibid

* چارلس ای ایتھیسٹ لائبریری(the Charles E. Stephens American Atheist Library)
* آرچیوز(Archives)
* ایڈی تباش کانفرنس(the Eddie Tabash Conference)
* میڈیا اسٹوڈیو(Media Studio)[23]

اس تنظیم کے ذمہ داران کے نام کی فہرست:

* Board Chair: Jen Scott
* Treasurer: Debby Williams
* Secretary: Wayne Aiken
* Board Members
  Seth Andrews,Marsha Botzer,Neal Cary,Matt Dillahunty,Amanda Knief,Steven Lowe,Madison Paige,Aron Ra,Frank Zindler

Other Members: W. Jefferson Holt, Carol Stricker, Wayne Aiken, Thomas F. Bauch, Richard A. Bonofiglio, Howard K. Bostock ,Diana P. Bowen, Robert Curci, George W. & Hazel E. Fisher. Joseph Fox, Leon T. Fulcher, Roland & Nora Gervais ,J.E. Hancock, M.D. ,Mr. & Mrs. Maurice Horn, Prince Joli Kansil , Freda Kernes ,Paul King ,William Kish ,Frank Lynott, Sylvia Maiman-Berger ,Gerard E. Michel, M.D., Edward Naras, Rice O'Dell, Peggy Olsen, Sandra Rader, Joe L. Randles ,Barbara F. Relland, Theodore Salisbury ,Helge Seljaas, Cary Lee Sweet ,Nancy Compton Worthen.[24]

امریکن ایتھیسٹس ایسوسی ایشن(American Atheists Association)کے سوشل میڈیا پر ہر قسم کے اکاونٹس موجود ہیں انہیں اکاونٹس کے ذریعے یہ الحادی تنظیم اپنے اہداف مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے عوام کو متوجہ کرتی ہے جیسا کہ فیس بک، یوٹیوب، انسٹاگرام، ای میل اور ٹوئیٹر اکاونٹ جس کے لنکس ذیل درج کیے گئے ہیں۔

Links detail:
Email: contact@atheists.org
X link: https://x.com/AmericanAtheist
Facebook: https://www.facebook.com/share/1JSoGo6sFR/
YouTube: https://youtube.com/@atheistsorgofficial?si=8Uazwx6pPb3kkzk-
Instagram:https://www.instagram.com/americanatheists?igsh=Z2VzZ3BzN2N4M3Ez

امریکن ایتھیسٹس ایسوسی ایشن(American Atheists Association)کے اہداف و مقاصد: امریکن ایتھیسٹ کے بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیا کی کمیونٹی میں ایتھیزم کو قبولیت حاصل ہو جائے اور تھامس جیفرسن کے بیان کردہ "ریاست اور چرچ کے درمیان علیحدگی کی دیوار" ختم کر کے تمام امریکی عوام مذاہب سے آزادی کے لیے کام کیا جائے اور ملحدین کے نظریات کو فروغ دیا جائے، ان کو سیاسی اور ریاستی پالیسیوں کا حصہ بنایا جائے، قانونی، عدالتی، وکالتی مہمات میں ان ملحدین کو شامل کروایا جائے۔ امریکن ایتھیسٹس "ملحدین" کی ویب سائیٹ پر جاری کردہ اہداف و مقاصد درج ذیل ہیں۔[25]

* مذہبی عقائد، اصولوں، رسومات، اور طریقوں کے بارے میں فکر اور استفسار کی آزادی کی حوصلہ افزائی کرنا اور اسے فروغ دینا۔

---
[23] https://www.atheists.org/about/american-atheists-center/
[24] https://www.atheists.org/about/board/
[25] https://www.atheists.org/about/our-vision/

* تمام مذاہب کے بارے میں معلومات، ڈیٹا، لٹریچر محفوظ کر کے اس کی نشر و اشاعت کرنا اور مذاہب کی حقیقت کو بیان کرنا (اپنی سوچ او ر عقل کے مطابق)
* تمام قانونی، عدالتی طریقوں سے کوشش کر کے سیکولر نظام تعلیم کو فروغ دینا۔
* ایک انسانی، اخلاقی نظام کو فروغ دے کر عوامی قبولیت کی راہ ہموار کرنا تاکہ لوگوں میں باہمی ہمدردی، افہام و تفہیم اور باہم ایک دوسرے کے متعلقہ ذمہ داریوں پر زور دیتا ہے۔
* مذاہب سے بالاتر ایک ایسا سماجی فلسفہ تیار کرنا اور اس کی تشہیر کرنا جس میں انسانیت کو مرکزی حیثیت حاصل ہو اور اس انسانیت کو خود کی فلاح و بہبود اور خوشی کے لیے طاقت، ترقی اور نظریات کا ذریعہ بنایا جاسکے۔
* آرٹس اور سائنسز کو فروغ دینا اور ان تمام انسانی مسائل کے مطالعہ کو فروغ دینا جو انسانی زندگی کی دیکھ بھال کرتے اسے قائم رکھتے ہیں، اسے دکھوں اور غموں میں مبتلا کرتے ہیں۔[26]

خلاصہ مبحث: بیان کردہ اہداف و مقاصد سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکن ایتھیسٹس کا سب سے بڑا ہدف یہ ہے کہ الحاد کو فروغ دیا جائے مذاہب کی خامیوں کو جو لوگوں کے اپنے اعمال اور کردار کی وجہ سے واقع ہوتی ہیں اور دیگر کو منطقی اور فلسفی ابحاث کے ساتھ بیان کیا جائے تاکہ لوگ مذاہب سے بیزار ہو کر ان کو ترک کر دین۔ اسی طرح ان اہداف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اسی مباحث متعارف کروائی جائیں جن کے ذریعے مذاہب کا انکار کیا جاسکتا ہے، اسی طرح ان مقاصد میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ لوگوں کو دنیا کی رنگینیاں اور سہولیات دی جائیں کی وہ مذاہب اور آخرت کے تصور کو ذہن سے نکال دیں بس آرام سہولت کی زندگی بسر کریں، اسی طرح قانون، آئین اور عدالتوں سے ایسے فیصلے کروائے جائیں جن کی بدولت انسانیت کو فروغ حاصل ہو سکے نہ کہ مذہب اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان کو فروغ حاصل ہو سکے۔

3۔ برائٹس مومنٹ (Brights Movement): اس تحریک کی بنیاد پال گائزرٹ (Paul Geisert) نے رکھی گائزرٹ شکاگو یونیورسٹی میں بیالوجی کے پروفیسر رہے[27] اور 2002ء میں واشنگٹن امریکیوں کے "گاڈلیس" مارچ میں شرکت کے دوران گائزرٹ نے "گاڈلیس" کے ٹائٹل کو ناپسند کیا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ یہ اصطلاح عوام میں "شیطانی" اصطلاح کے مترادف سمجھی جاتی ہے جس کے پیش نظر اس نے ایک نیا، مثبت لفظ تلاش کرنا شروع کر دیا جو ان مافوق الفطرت پر یقین نہ رکھنے والے (ملحدین) کو عوام میں بہتر بنا سکے[28]۔ گائزرٹ نے چند ہفتے مختلف خیالات پر غور و فکر کرنے کے بعد "برائٹ" کا نام سوچا اور فوراً دوسرے کمرے میں جا کر اپنی بیوی سے کہا "مجھے وہ لفظ مل گیا ہے اور یہ ایسا لفظ ہے جو بہت زیادہ مقبول ہو گا" برائٹ کی یہ تحریک گائزرٹ نے اپنی اہلیہ مائنگا فیوٹرل (Mynga Futrell) کے ساتھ مل کر قائم کی

[26]Ibid
[27] https://en.wikipedia.org/wiki/Brights_movement#cite_ref-1
[28] https://en.wikipedia.org/wiki/Brights_movement#cite_ref-Religion_Be_Damned_5-0

تھی فیوٹرل ابھی تک اس تنظیم میں ڈائریکٹر کے طور پر کام کر رہی ہے۔[29] پال گائزرٹ 17 نومبر 2020ء کو فوت ہوا،اس نے یہ اصطلاح سوچنے کے بعد اپنے دوستوں سے مشورہ کیا کیوں نہ اس اصطلاح کو"ایتھیسٹ الائنس انٹرنیشنل کانفرنس" میں پیش کیا جائے جو ٹامپا، فلوریڈا(Florida،Tampa) میں منعقد ہو رہی تھی اس کے بعد انہوں نے کانفرنس کے منتظمین سے رابطہ کیا اور اجازت حاصل کی[30]۔ گائزرٹ اور فیوٹرل نے بہار 2003ء میں فلوریڈاFlorida میں ہونے والی اس ملحدین کی کانفرنس میں اپنی تجویز پیش کی جس میں رچرڈ ڈاکنز بھی شریک تھے ان کی اس تجویز کو منظور کیا گیا جس کے بعد 4جون 2003ء میں گائزرٹ نے"دی برائٹس نیٹ" (Brights Movement)کی ویب سائٹ کو لانچ کر دیا[31]۔ اس تحریک کو ابتدائی شہرت رچرڈ ڈاکنز کے ان مضامین کے وجہ سے ملی جو"دی گارڈین" اور"وائرڈ"میں شائع ہوئے اور اسی طرح اس موومنٹ کی شہرت کی دوسری وجہ ڈینیئل ڈینیٹ کے مضامین کی وجہ سے حاصل ہوئی جو"نیویارک ٹائمز"میں شائع ہوئے[32]۔یہ تحریک آگے بڑھتی رہی اور 2006ء کے اواخر میں نیو ایتھیزم کے موضوع پر میڈیا میں بحث ومباحثے کے بعد اس میں تیزی سے رجسٹریشنز ہونا شروع ہو گئیں۔میڈیا کے ان مباحثوں کو کتابوں کی درج ذیل سیریز نے مزید ہائی لائٹ کیا۔[33]

* The God Delusion
* Breaking the Spell
* God Is Not Great
* The End of Faith
* Letter to a Christian Nation

برائٹ موومنٹ کے اس وقت 204 ممالک میں 78,000 سے زیادہ ممبرز موجود ہیں۔[34]

Links detail:
Email: the-brights@the-brights.net
GooleWebsite: http://www.google.com/language_tools?hl=en
YouTube: https://youtu.be/BXgvibAG-XM?si=25nuimznIrjEmu_s

برائٹس موومنٹ:(Brights Movement)کے اہداف ومقاصد:

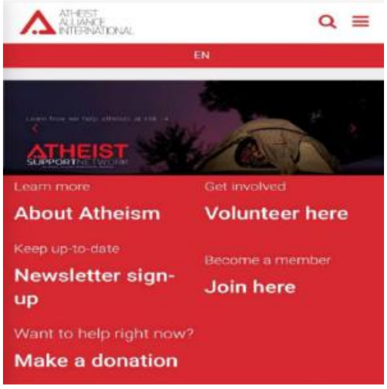

* نیچرلزم کو فروغ دینا اور قدرتی دنیا کو حقیقت کا واحد ذریعہ ماننا۔
* عوامی پالیسیوں کو سائنسی اصولوں پر مبنی بنانا۔
* کسی بھی مذہبی یا مافوق الفطرت عقائد کا پر عوامی پالیسیوں اور اصولوں کو مرتب نہیں کیا جاسکتا۔
* نیچرل اور سائنسی اصولوں پر ہی معاشرتی ترقی کا انحصار ہے۔
* پوری دنیا کے قدرتی نظریات کے حامل افراد کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا تاکہ ایسے لوگ اپنی شناخت کو واضح کر سکیں۔[35]

---

[29] https://en.wikipedia.org/wiki/Brights_movement#cite_ref-7
[30] https://en.wikipedia.org/wiki/Brights_movement#cite_ref-8
[31] https://www.wired.com/wired/archive/14.11/atheism.htmlti
[32] https://en.wikipedia.org/wiki/Daniel_Dennett
[33] https://en.wikipedia.org/wiki/Richard_Dawkins
[34] http://www.the-brights.net/funding/supportbrights/
[35] https://en.wikipedia.org/wiki/Brights_movement

خلاصہ: برائٹس موومنٹ خالصتا ایک الحادی تنظیم ہے جس کی سرپرستی رچرڈ ڈاکنز اور ڈینیل ڈینیٹ جیسے معروف ملحدین نے کی اور ابھی تک کررہے ہیں یہ الحادی تنظیم لوگوں کو قدرت اور فطرت کے سائنسی اصول کے تحت الحاد کی طرف راغب کرتی ہے اور اس نظریے کے حامیوں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے تاکہ زور دار انداز سے الحادی نظریات کی ترویج اور اشاعت کی جاسکے۔

4۔ ایتھیسٹ الائنس انٹرنیشنل (Atheist Alliance International): اس الحادی تحریک کی بنیاد 1991ء میں "Atheist Alliance" کے طور پر رکھی گئی جو امریکہ کے چار مقامی ملحد گروپوں کا اتحاد تھا پھر وقت کے ساتھ ساتھ یہ تنظیم مقامی اور عالمی گروپوں کو شامل کرتی گئی اور 2001ء میں اس تنظیم کا نام "Atheist Alliance International" رکھا دیا گیا[36] اس کے بعد 2010ء اور 2011ء میں امریکہ اور بین الاقوامی طور پر مختلف حصوں کو علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور امریکی حصے کا نام "Atheist Alliance of America" رکھا گیا اور اس نئی تنظیم کی ساخت 2011ء میں "World Atheist Convention" میں متعارف کرائی گئی "Atheist Alliance International" ایک عالمی نیٹ ورک ہے جو ملحد اور آزاد خیال گروپوں اور افراد کا مجموعہ ہے جس کا مقصد اپنے اراکین اور عوام کو الحاد، سیکولرازم کے متعلقہ مسائل کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا ہے[37]۔AAI دنیا بھر میں ملحد اور آزاد خیال تنظیموں کے مابین تعاون کو مستحکم کرتی ہے، نئے گروپوں کے قیام میں مدد فراہم کرتا ہے، اور ایسے منصوبوں یا تقریبات کی حمایت کرتی ہے جو الحاد، مذہبی تنقیدی نظریات اور تجرباتی طریقوں کو فروغ دیتی ہے[38]۔2013ء میں اتھیسٹ الائنس انٹرنیشنل کو اقوام متحدہ سے خصوصی مشاورتی حیثیت حاصل ہوئی اور 2018ء میں، اسے یورپین کونسل میں شریک کیا گیا لیکن 2017ء-2018ء کے دوران کچھ عہدیداروں نے AAI کو "خصوصی اقدامات" میں ڈالا جس کے بعد نئے قوانین متعارف کرائے گئے جنہوں نے اراکین کے حقوق محدود کیا اور 2021ء میں کیلیفورنیا کے سکریٹری آف اسٹیٹ نے AAI کی سرگرمیاں معطل کردیں اور 2022ء میں اس کی یورپین کونسل میں شرکت کی حیثیت واپس لے لی گئی۔[39]

Links detail:
Email: info@atheistalliance.org
Facebook:https://www.instagram.com/atheistallianceinternational?igsh=MWdkeWJwNms3am13ZQ==
YouTube:https://youtube.com/@atheistallianceinternational?si=hqVMbiGMEDMgk0Li

اہداف ومقاصد:

- سیکولرازم کا فروغ اور مذہب سے بیزاری کو فروغ دینا۔
- سائنسی تحقیق اور عوامی پالیسی میں مذہبی عقائد کی عملداری کو روکنا۔
- فلسفہ، عقلیات، تجربات ومشاہدات، منطق اور سائنس کی بنیاد پر مذہبی رجحان کو ختم کرنا۔[40]
- اظہار رائے کی آزادی، اجتماعی اور عوامی زندگی کو مذہب سے آزاد کرنا۔
- ملحدین کی حمایت کرنا اور ان کے لیے مہمات اور منصوبے فراہم کرنا۔

---

[36] https://atheistalliance.org/about-us/
[37] https://en.wikipedia.org/wiki/Atheist_Alliance_International
[38] https://atheistalliance.org/about-us/
[39] https://en.wikipedia.org/wiki/Atheist_Alliance_International
[40] https://atheistalliance.org/about-us/

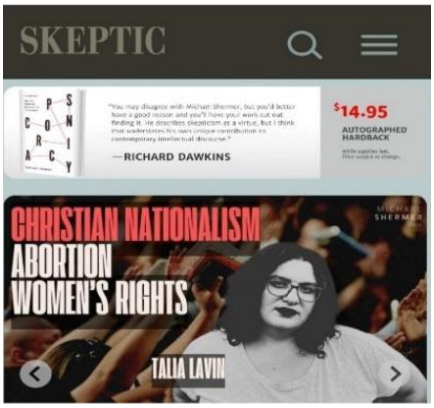

- سیکولر اور ملحدین افراد کی ترویج الحاد، سیکولرازم کے لیے تربیت کرنا۔
- ملحدین کے گروپس تشکیل دے کر ان گروپس کے مابین الحادی نظریات اور بات چیت کو فروغ دینا۔[41]

خلاصہ: یہ تنظیم خالصتاً ایک الحادی گروپ ہے جو مختلف الحادی نظریات کو مجموعی طور پر فروغ دیتا وہ نظریات چاہیے نیچر سے متعلق ہوں یا عقلیات و سائنس کی بنیاد پر ہوں اس الائنس کا بنیادی مقصد مذاہب کو مٹانا اور ملحدین کو پوری دنیا اجاگر کرنا ہے اور ان ملحدین کے حقوق کا ہر قانونی، آئینی، عوامی، اجتماعی اور سائنسی فورم پر دفاع کرنا اور اس کی نشر و اشاعت کے لیے سرگرمی دیکھانا ہے۔

5۔ **دی سکیپٹکس سوسائٹی (The Skeptics Society):** تشکیک کی تحریک (The Skeptics Society) کا آغاز 1952ء میں مارٹن گارڈنر کی کلاسک کتاب "In the Name of Science" کی اشاعت کے بعد ہوا۔ گارڈنر نے ابھی تک شک پسندی کے حوالے سے بہت سارے مضامین اور کتابیں شائع کی ہیں جن میں مختلف دعووں کی تردید کی گئی ہے اس نظریے سے ہم آہنگی رکھنے والے جیمز (James) نے اپنی کتاب "The Amazing" میں اور رینڈی (Randi) نے مختلف پروگرامز کے ساتھ 1970ء تا 1980ء میں بہت سارے نفسیاتی چیلنجز کا مقابلہ کیا اور میڈیا پر اس تحریک کو عوامی طور پر متعارف کروانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ 1990ء کی دہائی میں نظریہ تشکیک کے سب سے بڑے حامیوں میں سے ایک کارل سیگن (Carl Sagan) بھی تھا۔ تشکیک کی تحریک (The Skeptics Society) کا مقصد جو یہ تحریک خود بیان کرتی ہے وہ "سائنس اور جھوٹے سائنس کے تنازعات کی تحقیق اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینا" جو کہ حقیقت میں سائنسی شک پسندی کو فروغ دیتی ہے، توہم پرستی اور مافوق العقل مذاہب کے پھیلاؤ کے خلاف مزاحمت اختیار کرتی ہے۔ سکیپٹکس سوسائٹی (The Skeptics Society) کی بنیاد مائیکل شرمر (Michael Shermer) اور پاٹ لینز (Pat Linse) نے 1991ء کے آخر میں اس وقت رکھی گئی جب لاس اینجلس کے علاقے میں اس تحریک کو ایک تشکیکی گروپ کے طور پر قائم کیا گیا تاکہ سدرن کیلیفورنیا سکیپٹکس کے ختم ہونے کے بعد اس کی جگہ سکیپٹکس سوسائٹی (The Skeptics Society) لے سکے۔ 1992ء میں Skeptic میگزین کے کامیاب ہونے کے بعد سکیپٹکس سوسائٹی قومی اور پھر بین الاقوامی سطح پر پھیل گئی۔ لاس اینجلس ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق 1996ء میں مائیکل شرمر (Michael Shermer)، پاٹ لینز (Pat Linse) اور زیل شرمر (Ziel Shermer) نے الٹاڈینا (Altadena) کیلیفورنیا (California) میں ایک مظاہرے کے دوران گرم کوئلوں پر چلنے کا تجربہ کیا تاکہ دکھایا جا سکے کہ یہ صلاحیت قدرتی ہے کسی مافوق العقل یا مافوق الفطرت طاقت کا نتیجہ نہیں ہے ان کا یہ مظاہرہ نظریہ تشکیک کو ثابت کرنے کا عملی مظاہرہ تھا۔ مائیکل شرمر (Michael Shermer) کے مطابق 2000ء میں سکیپٹکس سوسائٹی کے میگزین "Skeptic" کی اشاعت کا حجم 40,000 کاپیوں تک تھا اور وال اسٹریٹ جرنل نے رپورٹ کے مطابق 2017ء میں سوسائٹی کے اراکین کی تعداد 50,000 ہزار افراد تک ہو چکی تھی۔ 2010ء اور 2020ء کی دہائیوں میں اس تحریک کی نمایاں شخصیات میں رچرڈ ڈاکنز (Richard

41 Ibid

(Dawkins)، ڈینیئل ڈینیٹ (Daniel Dennett)، پین (Penn) ٹیلر (Teller) اور سوسائٹی میگزین Skeptic کے چیف ایڈیٹر مائیکل شرمر (Michael Shermer) شامل ہیں۔

Links detail:
Email:office@skeptic.com
GooleWebsite: https://www.skeptic.comF=
Facebook:https://www.facebook.com/groups/skepticalsocietystl/?ref=share&mibextid=NSMWBT/
YouTube: https://youtube.com/@skepticmagazine?si=enZg9xXZe15Lz08_

اہداف و مقاصد: سکیپٹکس سوسائٹی (Skeptics Society) تنقیدی سوچ، سائنسی شکوک وشبہات نظریات، شواہد پر مبنی تحقیقات اور منطق تجزیے کو فروغ دیتی ہے اور غیر سائنسی، غیر معقول عقائد و نظریات کے پھیلاو کو روکنے میں کردار ادا کرتی ہے۔

* مختلف قسم کے سائنسی، مذہبی شکوک و شبہات کو فروغ دینا اور متنازع دعووں کی تحقیق پیش کرنا: سکیپٹکس سوسائٹی (Skeptics Society) سائنسی سوچ کا استعمال کرتے ہوئے مختلف متنازع دعووں کی تحقیق پیش کرتی ہے اور اسی طرح یہ سوسائٹی غیر معقول عقائد، توہمات، اور غیر سائنسی نظریات کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے کام کرتی ہے۔[42]
* تنقیدی سوچ کو عام کرنا: سکیپٹکس سوسائٹی کا مقصد تنقیدی سوچ اور زندگی بھر کی جستجو کا جذبہ پروان چڑھانا اور سائنسی نظریات کو استعمال کرتے ہوئے مختلف موضوعات پر دعووں کی تحقیق کرنا ہے جیسا کہ ثقافت، ٹیکنالوجی اور سائنسی دریافتوں کی تحقیق پیش کرنا[43]۔
* عوام کو تعلیم دینا: سکیپٹکس سوسائٹی (Skeptics Society) سائنسی نقطہ نظر جاننے کے خواہاں افراد کو تعلیمی ذرائع فراہم کرتی ہے جیسا کہ سائنسدانوں، محقق صحافیوں، محقق مورخین، پروفیسر ز اور دیگر اہم ماہرین کے ساتھ مل کر کام کرنا تاکہ لوگوں کو سائنسی تفکر اور حقیقت پر مبنی معلومات فراہم کی جاسکیں۔[44]
* معاشرتی مسائل کے حل کے لیے شواہد مہیا کرنا: سکیپٹکس سوسائٹی (Skeptics Society) معاشرتی مسائل جیسے آمدنی میں عدم مساوات، سیاسی تفریق، موسمیاتی تبدیلی اور جعلی خبروں کو حل کرنے کے لیے ڈیٹا اور شواہد مہیا کرتی ہے۔[45]
* غیر سائنسی نظریات کی مخالفت کرنا: سکیپٹکس سوسائٹی (Skeptics Society) غیر سائنسی نظریات، توہمات، اور غیر معقول عقائد، مافوق الفطرت غیر سائنسی دعووں روحانیات وغیرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کی کوشش کرتی ہے۔[46]

دیگر سرگرمیاں: تنظیم اپنی تحقیق، تجزیہ، اور سائنسی سوچ کی ترویج کے لیے جریدہ (Skeptic) شائع کرتی ہے۔[47]

[42] https://www.thebookfest.com/the-skeptics society/#:~:text= The%20Skeptics%20Society%20is%20a,information%20visit%20our%20website%20today
[43]https://www.skeptic.com/about_us/#:~:text=The%20Society,groups%2C%20and%20investigate%20their%20claims.
[44] https://www.thebookfest.com/the-skeptics-society/#:~:text=The%20Skeptics%20Society%20is%20a,information%20visit%20our%20website%20today
[45]https://www.skeptic.com/researchcenter/about/#:~:text=The%20skeptical%20movement%2C%20of%20which,Submit%20an%20idea%20by%20email
[46]Ibid
[47] https://www.skeptic.com/about_us/

کانفرنسز و لیکچرز: دنیا بھر کے ماہرین کو مدعو کر کے مختلف موضوعات پر گفتگو اور تحقیق کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔[48]

عوامی فہم کا تحفظ: سوسائٹی عوامی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے مواد فراہم کرتی ہے جیسا کہ موسمیاتی تبدیلیاں، ویکسین، اور معاشی معاشرتی اور سائنسی ارتقاء کے بارے میں آگاہی۔[49]

مختصراً سکیپٹکس سوسائٹی (Skeptics Society) ایک خالص الحادی سوسائٹی ہے لیکن دوسری الحادی تحریکوں کے برعکس یہ تحریک اپنے آپ کو مذہب سے الگ ایک عام عوامی اور سائنسی تحریک کے طور پر پیش کرتی ہے اگر شکوک و شبہات کے نظریے کی تاریخ پر غور و فکر کیا جائے تو یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ دراصل اس نظریے کی جڑیں قدیم یونان میں سقراط (Socrates) کے فلسفے سے ملتی ہیں جس کا مقصد مذاہب ان کے بقول مافوق الفطرت اور روحانیت کو سائنس و تحقیق کی چھانی سے گزار کے رد کرنا ہے اسی لیے سکیپٹکس سوسائٹی (Skeptics Society) کا بنیادی مشن ہے کہ مذہب پسند لوگوں میں مذہب کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کر کے ان کو سائنسی کسوٹی اور معیار پر جانچنے کی طرف راغب کیا جائے اور بالآخر سائنسی نظریے سے مذاہب اور روحانیت کو سرے سے مٹا دیا جائے۔

خلاصۃ البحث:

معاصر الحادی تحاریک میں تمام ایسی تحریکیں شامل ہیں جو خدا یا مذہب کی تردید کرتے ہوئے خدا اور مذہب کا کلی انکار کرتی ہیں۔ "نیو ایتھیزم" (New Atheism) کا آغاز چار لوگوں ریچرڈ ڈاکنز، سیم ہیرس، کرسٹوفر ہیچنز اور ڈینیئل ڈینیٹ نے کیا۔ یہ تحریک مذہب اور خدا کے انکار کے ساتھ ساتھ مذہب دشمنی، الحاد پھیلانے میں شدید بے چینی، تجرباتی علوم میں شدید مبالغہ آرائی کرنا وغیرہ جیسی خصوصیات کی حامل ہے۔ امریکہ میں ایتھیسٹوں کے شہری حقوق اور حکومت و مذہب کی علیحدگی کے لیے الحاد پھیلانے والی سرگرم اور بڑی تحریکوں میں سے ایک تحریک "امریکن ایتھیسٹس ایسوسی ایشن" (American Atheists Association) ہے۔ اسی طرح "برائٹس موومنٹ" (Brights Movement) قدرت و فطرت کے سائنسی اصول کے تحت لوگوں کو جدید الحاد کی طرف راغب کرتی ہے۔ "ایتھیسٹ الائنس انٹرنیشنل" (Atheist Alliance International) ملحدین کے حقوق کے لیے ایک سرگرم الحادی تنظیم ہے جو ملحدین کا ہر قانونی، آئینی، عوامی، اجتماعی اور سائنسی فورم پر دفاع کرتی ہے اور ان کے حقوق کے لیے سرگرم رہتی ہے۔ "سکیپٹکس سوسائٹی" (The Skeptics Society) غیر محسوس طریقے سے اپنا الحادی تعارف مخفی رکھتے ہوئے مذہب پسند لوگوں میں مذہب کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرتی ہے تاکہ شکوک و شبہات کی بنیاد پر مذہب کی تردید کرتے ہوئے ان کو الحاد کی طرف راغب کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Brown, Archie. *The Gorbachev Factor*. Oxford University Press, 1996.
* Dennett, Daniel C. *Breaking the Spell: Religion as a Natural Phenomenon*. Viking, 2006.
* Hitchens, Christopher. *God Is Not Great: How Religion Poisons Everything*. Twelve, 2007.

---

[48] Ibid
[49] Ibid

* Cowan, Douglas E. "New Atheism." *In* The Oxford Handbook of Atheism, edited by Stephen Bullivant and Michael Ruse, 251. Oxford University Press, 2015.
* Harris, Sam. *The End of Faith: Religion, Terror, and the Future of Reason*. W.W. Norton & Company, 2004.
* Al-Khateeb, Jasim. *Maleeshia Al-Ilhad*. Barut: Dar Al-Saqi, 2012.
* Ghosh, Sudipto. "Nature’s Imagination: The Frontiers of Scientific Vision." In *Nature’s Imagination: The Frontiers of Scientific Vision*, edited by John H. Holland, 125. Oxford University Press, 1995.
* Hoffman, Abbie. "Book Review of Blueprint by Donald Johanson and Maitland Edey." *The New York Times*, Section 7, February 22, 1981.